

سپریم کورٹ رپورٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس-سی-آر

دی کامرشل ٹیکس افسر اور دیگران

بنام
میسرز بسوانا تھ جھنجھوالا اور دیگر

20 اگست 1996

ایس۔ پی۔ بھروچا اور کے۔ ایس۔ پریپورنن، جسٹسز۔
سیلز ٹیکس:

بنگال فنانس (سیلز ٹیکس) ایکٹ 1941 اور بنگال سیلز ٹیکس قاعدہ 1941، قاعدہ (ii) (5) 80 جیسا کہ ترمیم شدہ 1974 میں ترمیم، جو یکم نومبر 1991 سے موثر ہوئی، جس سے ریونیو کو چھ سال سے زیادہ پہلے کیے گئے تشخیص کو دوبارہ کھولنے کے قابل بنایا گیا۔ آیا ترمیم کا امکان ہے اور اس کا اطلاق صرف یکم نومبر 1971 کے بعد کیے گئے تشخیص پر ہوتا ہے۔ منعقد کیا گیا، نہیں؛ ایک سادہ معنی میں ترمیم نے تشخیص کو دوبارہ کھولنے کے قابل بنایا جو چھ سال پہلے حتمی ہو چکے تھے۔ قوانین کی تشریح۔

بنگال فنانس (سیلز ٹیکس) ایکٹ، 1941 کے تحت ایک رجسٹرڈ ڈیلر، پہلے مدعا علیہ کی تشخیص، تشخیصی سال چیتھ سوڈی 2023 اور 2024 کے لیے بالترتیب 17 فروری اور 26 مارچ 1969 کو مکمل ہوئی۔ بنگال سیلز ٹیکس رولز، 1941 کے غیر ترمیم شدہ قاعدہ (5) 80 کے تحت، تشخیص کو صرف چار سال کی مدت کے اندر دوبارہ کھولا جاسکتا تھا۔ بنگال فنانس (سیلز ٹیکس) (تیسری ترمیم) ایکٹ 1974 کے تحت ایکٹ کے دفعہ (1) 26 کو تبدیل کر دیا گیا تھا تاکہ ریاستی حکومت کو ماضی کے اثرات کے ساتھ قواعد بنانے کے قابل بنایا جاسکے۔ اس کے مطابق، 30 مارچ 1974 کو ایک سرکاری نوٹیفکیشن جاری کیا گیا تھا جس میں یکم نومبر 1971 سے قاعدہ (ii) (5) 80 میں ترمیم کی گئی تھی تاکہ چھ سال سے زیادہ پہلے کی گئی تشخیص کو دوبارہ کھولا جاسکے۔

ٹیکس حکام نے 7 نومبر 1974 کو مدعا علیہ کو چیتھ سوڈی 2023-2024 سالوں کے لیے مکمل تشخیص دوبارہ کھولنے کے لیے نوٹس جاری کیے۔ مدعا علیہ نے کلکتہ عدالت عالیہ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن میں نوٹسوں کی قانونی حیثیت کو چیلنج کیا۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ ترمیم کی تاریخ پر تشخیص کو دوبارہ کھولنے پر

پابندی ہے اور یہ کہ نوٹیفکیشن تشخیص پر نظر ثانی کا کوئی اختیار نہیں دیتا ہے جو اس تاریخ پر روک دیا گیا تھا جس پر اسے جاری کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق، عدالت عالیہ نے نوٹس کو کالعدم قرار دے دیا۔

اس عدالت میں، اپیل کنندہ نے دعویٰ کیا کہ چونکہ نوٹیفکیشن میں یہ فراہم کیا گیا ہے کہ چھ سال کی ترمیم شدہ مدت کام کرے گی، اس لیے نوٹس درست ہیں۔ دوسری طرف مدعا علیہ نے دعویٰ کیا کہ "یکم نومبر 1971 سے نافذ ہونے والے" الفاظ کو اس معنی کے طور پر پڑھنا ہوگا کہ ترمیم شدہ شق 1 نومبر 1971 کے بعد کیے گئے جائزوں پر لاگو ہوگی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: 1. نوٹیفکیشن کی وجہ سے، یکم نومبر 1971 کے قاعدہ (ii) (5) 80 کو کمشنر (یادگیر تھارٹی جسے کمشنر نے اس سلسلے میں اختیار تفویض کیا تھا) کو قانون یا قواعد کے تحت منظور کردہ کسی بھی تشخیص یا حکم پر نظر ثانی کرنے سے منع کرنے کے طور پر پڑھا جانا چاہیے اگر تشخیص کی گئی ہے یا حکم یکم نومبر 1971 سے چھ سال پہلے منظور کیا گیا ہے۔ یہ سادہ معنی ہونے کی وجہ سے مذکورہ نوٹیفکیشن کو مکمل اثر دینا ہوگا۔ مکمل اثر صرف اس صورت میں دیا جاسکتا ہے جب مذکورہ نوٹیفکیشن کو نہ صرف ان تشخیصوں پر لاگو ہونے کے طور پر پڑھا جائے جو نامکمل تھے بلکہ ان تشخیصوں پر بھی جو پہلے سے مقرر کردہ چار سال کی مدت گزر جانے کی وجہ سے حتمی شکل اختیار کر چکے تھے۔ جہاں اس طرح کی غیر واضح زبان استعمال کی جاتی ہے، تو یہ فرض کرنا ضروری ہے کہ مقننہ کا ارادہ ترمیم شدہ شق کا اطلاق ان تشخیصوں پر بھی ہوتا ہے جو حتمی ہو چکے تھے اگر ارادہ دوسری صورت میں ہوتا، تو مقننہ نے ایسا بیان کیا ہوتا (294-A-B)

ایس۔ ایس۔ گڈگل، انکم ٹیکس آفیسر، بمبئی بنام لال اینڈ کمپنی، (1964) 8 ایس سی آر 72؛ جے پی۔ جانی، انکم ٹیکس افسر بنام اندو پرساد دیوشنکر بھٹ، 72 آئی ٹی آر 595؛ دی انکم ٹیکس آفیسر، مدراس بنام ایس۔ کے۔ حبیب اللہ، مدراس، (1962) سپلیمنٹری 2 ایس سی آر 716 اور احمد آباد میٹروپولیٹن کونسل، اینڈ کیلیکو پرنٹنگ کمپنی لمیٹڈ بنا ایس۔ سی۔ مہتا، انکم ٹیکس آفیسر اور دوسرا، (1963) سپلیمنٹری 2 ایس سی آر 92، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1981 کی دیوانی اپیل نمبر 716۔

1976 کے او۔ او۔ نمبر 848 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے 23.5.78 کے فیصلے اور حکم سے۔

سنہا اور داس کے لیے تپاس رے، جی۔ ایس۔ چترجے، محترمہ ارونا بنرجی۔

جواب دہندگان کے لیے ایچ۔ این۔ سالوی، انیل اگروال اور کے۔ وی۔ وشونا تھن۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

جسٹس بھاروچا۔ کلکتہ میں عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے اور حکم کی درستگی کو ریاست مغربی بنگال کے کمرشل ٹیکس حکام کی طرف سے اس اپیل میں چیلنج کیا گیا ہے۔

پہلا مدعا علیہ آنجہانی بسوانا تھ جھن والا کا واحد ملکیتی ادارہ تھا؛ دوسرا مدعا علیہ اس کا وارث اور قانونی نمائندہ ہے۔ پہلا مدعا علیہ کاروبار کرتا تھا، بنیادی طور پر بارنی بیگ میں، اور بنگال فنانس (سیلز ٹیکس) ایکٹ، 1941 (جسے اب 'ایکٹ' کہا جاتا ہے) کے تحت ایک رجسٹرڈ ڈیلر تھا۔ ہم اس اپیل میں تشخیص کے سال چیتر اسوڈی 2023 اور 2024 کے لیے پہلے مدعا علیہ کے جائزوں سے متعلق فکر مند ہیں۔ یہ جائزے 17 فروری 1969 اور 26 مارچ 1969 کو مکمل ہوئے۔ بنگال سیلز ٹیکس روٹز، 1941 کے قاعدہ 80، ذیلی قاعدہ (5) کے تحت، ذیلی قاعدہ (5) کے متعلق حصے کے لیے صرف 4 سال کی مدت کے اندر تشخیص کو دوبارہ کھولا جاسکتا تھا۔

"(5) کمشنر یا کوئی دوسرا اختیار جسے کمشنر نے اس سلسلے میں اختیار تفویض کیا ہے، اپنی تحریک سے، ایکٹ یا اس کے تحت قواعد کے تحت منظور کردہ کسی تشخیص یا حکم پر نظر ثانی نہیں کرے گا۔"

XX

XXX

XXX

(ii) تشخیص کی گئی ہے یا حکم چار سال سے زیادہ پہلے منظور کیا گیا ہے۔

بنگال سیلز ٹیکس آرڈیننس، 1973 نے ایکٹ کے دفعہ 26 کی ذیلی دفعہ (i) کو تبدیل کر دیا۔ جیسا کہ تبدیل کیا گیا ہے، دفعہ 26 کی ذیلی دفعہ (i) اس طرح پڑھتی ہے:

"26 (1) ریاستی حکومت اس ایکٹ کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے ممکنہ یا ماضی سے متعلق اثرات کے ساتھ قواعد بنا سکتی ہے۔"

آرڈیننس کی جگہ بنگال فنانس (سیلز ٹیکس) (تیسری ترمیم) ایکٹ، 1974 نے لے لی۔

ایکٹ کے دفعہ (1) 26 کی ترمیم کے مطابق، 30 مارچ 1974 کو ایک سرکاری نوٹیفیکیشن جاری کیا گیا تھا، جس میں ترمیم کی گئی تھی، "یکم نومبر 1971 سے نافذ العمل"، قاعدہ 80 کے ذیلی قاعدہ (5) کی شق (ii)۔ اس طرح کی ترمیم کے بعد، ذیلی قاعدہ (5) کا متعلقہ حصہ اس طرح پڑھتا ہے:

"کمشنر یا کوئی دوسرا اختیار جسے کمشنر نے اس سلسلے میں اختیار تفویض کیا ہے، اپنی تحریک سے، ایکٹ یا اس کے تحت وہاں کے قواعد کے تحت منظور کردہ کسی تشخیص یا حکم پر نظر ثانی نہیں کرے گا۔"

(ii) تشخیص کی گئی ہے یا حکم چھ سال سے زیادہ پہلے منظور کیا گیا ہے۔

7 نومبر 1974 کو کمرشل ٹیکس حکام نے قاعدہ 80 کے ترمیم شدہ ذیلی قاعدہ (5) توضیحات کے تحت تشخیص کے سال چیتر سوڈی 2023 اور 2024 کے لیے اپنے مکمل جائزوں کو دوبارہ کھولنے کے لیے پہلے مدعا علیہ کو نوٹس جاری کیے۔ پہلے مدعا علیہ کے اس وقت کے مالک نے ان نوٹسوں کی قانونی حیثیت کو چیلنج کرتے ہوئے کلکتہ عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی۔ ایکٹ کے دفعہ (1) 26 کی ترمیم کے جواز پر سوال اٹھایا گیا، اور اسے برقرار رکھا گیا۔ (اس دلیل کو ہمیں روکنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس پر دباؤ نہیں ڈالا جاتا ہے)۔ پہلے مدعا علیہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ 17 فروری 1969 اور 26 مارچ 1969 کے جائزوں کو دوبارہ کھولنے کا حق، قاعدہ (ii) (5) 80 کی غیر ترمیم شدہ توضیحات تحت روک دیا گیا تھا جب ان دفعات میں ترمیم کرنے والا مذکورہ نوٹیفیکیشن جاری کیا گیا تھا اور اس وجہ سے، نوٹس قانون میں خراب تھے۔ دلیل کو برقرار رکھا گیا۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ ضابطے میں ترمیم کے ذریعے، مکمل کیے گئے جائزوں کو اس طرح کی تکمیل کی تاریخ کے 6 سال کے اندر نظر ثانی کی جاسکتی ہے، لیکن جب ضابطے کی غیر ترمیم شدہ شق کے تحت جائزوں پر نظر ثانی کا حق اس تاریخ پر روک دیا گیا تھا۔ ترمیم کی گئی تھی، اس طرح کے جائزوں کو دوبارہ نہیں کھولا یا نظر ثانی نہیں کی جاسکتی۔ مذکورہ نوٹیفیکیشن میں یا تو واضح طور پر یا ضروری مضمرات کے ذریعے تشخیص پر نظر ثانی کا کوئی اختیار نہیں دیا گیا تھا جو اس تاریخ کو روک دیا گیا تھا جس پر اسے جاری کیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے ایس ایس گڈگل، انکم ٹیکس آفیسر، بمبئی بنام لال اینڈ کمپنی، (1964) 8 ایس سی آر 92 اور جے پی جانی، انکم ٹیکس آفیسر بنام اندو پرساد دیوشنکر بھٹ، 72 آئی ٹی آر 595 میں اس عدالت فیصلوں پر بھروسہ کیا۔ اس نے نوٹس کو کالعدم قرار دے دیا۔

لہذا، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل مسٹر تپاس رے نے مذکورہ بالا فیصلوں کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی۔ انہوں نے پیش کیا کہ ایکٹ کی دفعہ (1) 26 توضیحات کے تحت جاری کردہ مذکورہ نوٹیفیکیشن میں، جیسا کہ ترمیم کی گئی ہے، واضح طور پر کہا گیا ہے کہ قاعدہ (ii) (5) 80 میں 4 سال سے 6 سال کی مدت کی ترمیم یکم نومبر 1971 سے نافذ تھی۔ اس لیے مذکورہ نوٹیفیکیشن میں شرائط میں وہ تاریخ فراہم کی گئی ہے جس سے 6 سال کی ترمیم شدہ مدت کام کرے گی۔ نوٹس اس مدت کے اندر جاری کیے گئے تھے اور درست تھے۔ ایس ایس گڈگل اور جے پی جانی (آئی بی آئی ڈی) کے معاملات میں اس عدالت فیصلے اس لحاظ سے

متنازعہ تھے کہ کوئی شق واضح طور پر اس بات کی نشاندہی نہیں کرتی تھی کہ سچھی نظر سے ترمیم شدہ مدت کب شروع ہونی چاہیے۔

جواب دہندگان کے فاضل وکیل جناب ایچ این سالوے نے اس حقیقت پر زور دیا یہاں تک کہ جب دفعہ (1) 26 میں ترمیم کی قابل تھی، تب بھی تشخیص کرنے والے افسر نے زیر بحث تشخیص کو دوبارہ کھولنے کا اختیار کھودیا تھا۔ انہوں نے پیش کیا کہ مذکورہ نوٹیفیکیشن میں "یکم نومبر 1971 سے نافذ العمل" الفاظ کو اس معنی کے طور پر پڑھا جانا چاہیے کہ ترمیم شدہ شق یکم نومبر 1971 کے بعد کیے گئے جائزوں پر لاگو ہوگی۔ تو پڑھیں، کوئی بھی تشخیص جس نے حتمی کامیابی حاصل کی ہو متاثر نہیں ہوگی۔ دوبارہ کھولنا طاقت اور بنیادی قانون کا معاملہ تھا جہاں تشخیص حتمی شکل اختیار کر چکی تھی۔ اس طرح کی حتمی حیثیت کو ختم کرنے کا اختیار دینے کے لیے ترمیم میں ایک ارادہ واضح طور پر ظاہر کیا جانا چاہیے۔ موجودہ معاملے میں اس طرح کا ارادہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ ہماری توجہ انکم ٹیکس آفیسر، مدراس بمقابلہ ایس کے حبیب اللہ، مدراس، (1962) سپلیمنٹری 2 ایس سی آر 716 کے فیصلے کی طرف مبذول کرائی گئی۔

ایس۔ ایس۔ گڈگل کے معاملے میں، اس عدالت نے کہا، اور جسے خود وضاحتی ہیں:

"فنانس ایکٹ، 1956 کی دفعہ 18 ہے، یہ ایک مشترکہ بنیاد ہے، جسے یکم اپریل 1956 سے پہلے ماضی سے متعلق عمل نہیں دیا گیا تھا۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا انکم ٹیکس افسر ترمیم شدہ شق کے تحت غیر رہائشی فریق کے ایجنٹ کے طور پر کسی شخص کو تشخیص کا نوٹس جاری کر سکتا ہے جب اس طرح کے نوٹس کے لیے مقرر کردہ مدت ترمیم شدہ ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے ختم ہو چکی تھی؟ بلاشبہ غیر ترمیم شدہ دفعہ کے تحت دوبارہ تشخیص کا نوٹس پیش کرنے کی مدت ختم ہو چکی تھی، اور ایکٹ میں جیسا کہ اس وقت تھا، تشخیص کے سال سے ایک سال کے اختتام سے آگے کی مدت میں توسیع کا کوئی التزام نہیں تھا۔ اس لیے انکم ٹیکس افسر 27 مارچ 1957 کو دفعہ 34 کے تحت کارروائی شروع کر سکتا ہے، صرف اس صورت میں جب ترمیم شدہ دفعہ لاگو ہو اور دوسری صورت میں نہیں۔ ترمیم شدہ قانون دفعہ 34 کے تحت نوٹس جاری کرنے کے لیے فراہم کردہ مدت کے بعد نافذ ہوا جس سے پہلے اس میں ترمیم کی گئی تھی۔ یہ سچ ہے کہ مقررہ وقت کی میعاد ختم ہونے کے درمیان کوئی مقررہ وقت نہیں تھا جس کے اندر ٹیکس دہندہ کے خلاف دفعہ 34 کی شق (iii) کے تحت نوٹس جاری کیا جاسکتا تھا۔ لیکن کوئی اور لپنگ پیریز بھی نہیں تھا۔ پہلی نظر میں، مقررہ مدت کی میعاد ختم ہونے پر۔ 34 جیسا کہ یہ اصل میں تھا، نوٹس جاری کرنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی جب تک کہ مقننہ غیر ترمیم شدہ شق کے تحت مدت کی میعاد ختم ہونے کے باوجود ترمیم شدہ سیکشن کے تحت نوٹس جاری کرنے کے لیے انکم ٹیکس افسر کو واضح طور پر

اختیار نہ دے یا جب تک کہ اس مدت کی اوور لپنگ نہ ہو جس کے اندر پرانے اور ترمیم شدہ شق کے تحت نوٹس جاری کیا جاسکتا ہے۔

عدالت نے منظوری کے ساتھ احمد آباد مینوفیکچرنگ اینڈ کیلیکٹو پرنٹنگ کمپنی لمیٹڈ بنام میں درج ذیل مشاہدات کا حوالہ دیا۔ ایس سی مہتا، انکم ٹیکس افسر اور ایک اور، (1963) سپلیمنٹری 2 ایس سی آر 92:

"ایک بار حتمی تشخیص ہونے کے بعد، اسے صرف ریکارڈ (دفعہ 35) سے ظاہر ہونے والی غلطی کو درست کرنے یا اس بات کا از سر نو جائزہ لینے کے لیے دوبارہ کھولا جاسکتا ہے کہ کہاں کسی نہ کسی وجہ سے آمدنی کی تشخیص کا فرار ہوا ہے (دفعہ 34)۔ یہ دونوں دفعہ جو بیک اسسمنٹ کو دوبارہ کھولنے کے قابل بناتے ہیں، کارروائی کے لیے اپنی مدت فراہم کرتے ہیں لیکن یہ تمام مدت، چاہے وہ پہلی تشخیص کے لیے ہو یا اصلاح کے لیے، یا دوبارہ تشخیص کے لیے، صرف ایک رکاوٹ پیدا کرتے ہیں جب وہ وقت ٹیکس کی تشخیص اور لیوی کے لیے انکم ٹیکس ایکٹ کے ذریعے قائم کردہ مشینری کے خلاف گزر جاتا ہے۔ وہ ٹیکس دہندہ کے حق میں چھوٹ نہیں دیتے یا مدت ختم ہونے پر معافی نہیں دیتے۔ ذمہ داری قابل نفاذ نہیں ہے لیکن اگر بار کو ہٹا دیا جائے اور ٹیکس دہندہ کو کسی نئے اختیار کی وجہ سے مذکورہ مشینری کے دائرہ اختیار میں لایا جائے تو ٹیکس دوبارہ قابل عمل ہو سکتا ہے۔ یہ، یقیناً، اس شرط کے تابع ہے کہ قانون کو یہ کہنا چاہیے کہ یہ دائرہ اختیار ہے، یا تو واضح طور پر یا واضح مضمرات سے۔ اگر قانون کی زبان کا وہ واضح معنی ہے، تو اسے اس اثر کو دیا جانا چاہیے اور جہاں زبان واضح طور پر اس کا اعلان کرتی ہے یا واضح طور پر اس کا اشارہ کرتی ہے، تو پس منظر کی کارروائی ابتدائی شق کے ذریعے کنٹرول نہیں کی جاتی ہے۔ عدالت نے کہا کہ مقننہ نے فنانس ایکٹ 1956 کی دفعہ 18 کو صرف ایک محدود پس منظر عمل یعنی یکم اپریل 1956 تک دیا تھا۔ اس شق کو قاعدے کے تابع پڑھنا پڑا، کہ کسی واضح شق یا واضح مضمرات کی عدم موجودگی میں، مقننہ ترمیم شدہ شق کو اس سے زیادہ ماضی سے منسوب کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا جس کا واضح طور پر ذکر کیا گیا تھا کہ وہ انکم ٹیکس افسر کو کارروائی شروع کرنے کا اختیار نہیں دیتا تھا، جو نئے ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے، فراہم کردہ مدت کی میعاد ختم ہونے سے، وقت کی پابندی ہو گئی تھی۔

جے پی جانی کے معاملے میں ایس ایس گڈگل کے معاملے میں فیصلے کی پیروی کی گئی۔ ریونیو کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ (ii)(d)(2) 297 وسیع پیمانے پر نافذ تھی اور اس میں 31 مارچ 1940 کو ختم ہونے والے سال کے بعد کے تمام تشخیصی سال لگے، اس سوال سے قطع نظر کہ آیا اس طرح کے کسی بھی تشخیصی سال کے سلسلے میں تشخیص کو دوبارہ کھولنے کا حق 1922 کے ایکٹ کے تحت روک دیا گیا تھا یا نہیں جب 1961 کا ایکٹ نافذ ہوا تھا۔ یہ دلیل ناقابل قبول پائی گئی کیونکہ اس طرح

کی تعمیر اس شق کو ماضی سے متعلق عمل دینے کے مترادف تھی جس کی اس کی واضح زبان یا ضروری مضمرات کی وجہ سے ضمانت نہیں تھی۔ اس شق میں واضح شرائط میں یا ضروری مضمرات کے ذریعے یہ انکشاف نہیں کیا گیا کہ انکم ٹیکس افسر کے اسسمنٹ کو دوبارہ کھولنے کے حق کا احیا ہوا ہے جو پہلے ہی 1922 کے ایکٹ کے تحت روک دیا گیا تھا۔

ایس۔ کے۔ حبیب اللہ کے معاملے میں، انکم ٹیکس افسر نے دفعہ (5) 35 پر انحصار کرنے کی کوشش کی تھی جسے یکم اپریل 1952 سے بھارتیہ انکم ٹیکس (ترمیم) ایکٹ، 1953 کی دفعہ 19 کے ذریعے شامل کیا گیا تھا۔ شق (5) ترمیم شدہ قانون کے ذریعے شامل کردہ شقوں کے ایک گروپ میں سے ایک تھی جو تشخیص کی اصلاح سے متعلق تھی۔ اس میں کسی شراکت دار کی آمدنی کو کسی فرم میں شامل کرنے یا اس کی آمدنی میں اصلاح سے نمٹا جاتا ہے جس کے نتیجے میں وہ اس فرم کی تشخیص یا دوبارہ تشخیص کرتا ہے جس میں وہ شراکت دار تھا۔ مقننہ نے ایک افسانے کے ذریعے شمولیت اور اصلاح کو ریکارڈ سے ظاہر ہونے والی غلطی کی اصلاح سمجھا تھا اور چار سال کی مدت کے لیے ایک خصوصی ٹریمنل حساب تجویز کیا تھا جس کے اندر اصلاح کی جانی تھی۔ شق (5) کے تحت شراکت داروں کی تشخیص میں حصص کو شامل کرنا یا اس کی اصلاح کو دفعہ کے معنی میں ریکارڈ سے ظاہر غلطی سمجھا جاتا تھا اور اس کے مطابق ذیلی دفعہ (1) کا اطلاق ہوتا تھا، فرم کے معاملے میں حتمی حکم منظور ہونے کی تاریخ سے چار سال کی مدت کا حساب لگایا جاتا ہے۔ اس پارٹنر کے انفرادی جائزے میں شامل پارٹنر کے حصص اور فرم کے جائزے میں ظاہر کیے گئے اس کے حصے کے درمیان کسی فرم کی تشخیص یا دوبارہ تشخیص کے نتیجے میں ظاہر ہونے والی تضاد دفعہ (1) 35 کے معنی کے اندر ریکارڈ سے واضح غلطی نہیں تھی اور مقننہ نے اس طرح کی غلطی کی تشخیص یا اصلاح میں حصص کو شامل کرنے کے لیے ایک افسانہ نافذ کیا۔ اگر حصص کی شمولیت یا تشخیص کی اصلاح ریکارڈ سے ظاہر غلطی تھی اور دفعہ 35 کی شق (1) کے تحت آتی تھی، تو شق (5) کا نفاذ غیر ضروری تھا۔ مقننہ نے جان بوجھ کر شق (5) میں بیان کردہ نوعیت کا ایک افسانہ نافذ کیا، عدالت نے ریونیو کے وکیل کی طرف سے اٹھائی گئی اس دلیل کو مسترد کر دیا کہ اس افسانے کا نفاذ سابق کثرت والا تھا۔ شق (5) کے تحت زیر غور نوعیت کی اصلاح شق (1) کے تحت اثر انداز نہیں ہو سکتی تھی۔ مقننہ نے اعلان کیا کہ جو غلطی نہیں تھی اسے تشخیص کی اصلاح کے مقصد کے لیے ریکارڈ سے ظاہر غلطی سمجھا جانا چاہیے اور چار سال کی مدت کے حساب کے لیے ایک ٹرمینس فراہم کیا۔ جس سوال پر غور کیا جانا تھا وہ یہ تھا کہ کیا، دفعہ 35 کی شق (5) پر انحصار کرتے ہوئے، ایک انکم ٹیکس افسر کسی ایسے شخص کی تشخیص کو درست کر سکتا ہے جو کسی فرم میں شراکت دار تھا جب فرم کی تشخیص یکم اپریل 1952 سے پہلے مکمل ہوئی تھی۔ مقننہ نے شق (5) کو جزوی پس منظر عمل دیا

تھا۔ شق (5) کے ذریعے نافذ کردہ شق طرز عمل کی نوعیت کی نہیں تھی جس سے ٹیکس دہندہ کے ذاتی حقوق متاثر ہوئے۔ لہذا، مجبور کرنے والی وجوہات کی عدم موجودگی میں عدالت اس شق کو اس سے زیادہ پس منظر پیش کرنے میں جائز نہیں ہوگی جس کی مقننہ کی طرف سے استعمال کیے گئے سادہ الفاظ کی طرف سے ضمانت دی گئی تھی۔ اگر، اس وقت کے مروجہ قانون کے مطابق جب تشخیص کی گئی تھی، ایسا کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا جس پر نئی شق (5) کے ذریعے غور کیا گیا تھا، تو اس سے بڑا پس منظر عمل دینے کے لیے جس کی ہدایت کی گئی تھی وہ مقننہ کو اظہار کردہ ارادے سے مختلف ارادہ بتانا اور تشخیص کی حتمی حیثیت پر اس سے بڑا اثر ڈالنا تھا جس کی مقننہ نے اجازت دی تھی۔

اس لیے ہمیں جو تلاش کرنا ہے وہ مذکورہ نوٹیفیکیشن کا واضح معنی ہے۔ اگر معنی کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے، تو مذکورہ نوٹیفیکیشن کے ذریعے لائی گئی ترمیم کو مکمل اثر دیا جانا چاہیے۔ اگر زبان واضح طور پر اس طرح بیان کرتی ہے یا واضح طور پر اشارہ کرتی ہے، تو 1 نومبر 1971 سے اثر انداز ہونے کے ساتھ ماضی کا جائزہ لیا جانا چاہیے، تاکہ چھ سال کی مدت کے اندر کیے گئے تمام جائزوں کو شامل کیا جاسکے، چاہے وہ چار سال کی مدت ختم ہونے کی وجہ سے حتمی ہو گئے ہوں یا نہیں۔

مذکورہ نوٹیفیکیشن کی وجہ سے، یکم نومبر 1971 سے، قاعدہ (ii) (5) 18 کو کمشنر (یادگیر اتھارٹی جسے کمشنر نے اس سلسلے میں اختیار تفویض کیا ہے) کو قانون یا قواعد کے تحت منظور کردہ کسی بھی تشخیص یا حکم پر نظر ثانی کرنے سے منع کرنے کے طور پر پڑھا جانا چاہیے اگر تشخیص کی گئی ہے یا حکم 1 نومبر 1971 سے چھ سال پہلے منظور کیا گیا ہے۔ اس کے برعکس، یکم نومبر 1971 سے، قاعدہ (ii) (5) 18 کمشنر (یادگیر اتھارٹی) کو اجازت دیتا ہے کہ وہ ایکٹ یا قواعد کے تحت منظور کردہ کسی بھی تشخیص یا حکم پر اپنی تحریک پر نظر ثانی کرے بشرطیکہ تشخیص نہیں کی گئی ہو یا حکم چھ سال سے زیادہ پہلے منظور کیا گیا ہو۔ یہ سادہ معنی ہونے کی وجہ سے مذکورہ نوٹیفیکیشن کو مکمل اثر دیا جانا چاہیے۔ مکمل اثر صرف اس صورت میں دیا جاسکتا ہے جب مذکورہ نوٹیفیکیشن کو نہ صرف ان تشخیصوں پر لاگو ہونے کے طور پر پڑھا جائے جو نامکمل تھے بلکہ ان تشخیصوں پر بھی جو پہلے سے مقرر کردہ چار سال کی مدت گزر جانے کی وجہ سے حتمی شکل اختیار کر چکے تھے۔ جہاں اس طرح کی غیر واضح زبان استعمال کی جاتی ہے، یہ فرض کرنا ضروری ہے کہ مقننہ کا ارادہ تھا کہ ترمیم شدہ شق کا اطلاق ان تشخیصوں پر بھی ہو جو حتمی ہو چکے تھے۔ اگر ارادہ دوسری صورت میں ہوتا تو مقننہ نے ایسا بیان کیا ہوتا۔

نتیجے میں، اپیل کی اجازت دی جاتی ہے۔ اپیل کے تحت فیصلہ اور حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ جواب دہندگان 7 نومبر 1974 کو پہلے جواب دہندہ کو جاری کردہ نوٹس پر آگے بڑھنے کے حقدار ہوں

گے جو تشخیص کے سالوں چیتری سوڈی 2023 اور 2024 کے لیے اپنے جائزوں کو دوبارہ کھول رہے ہیں۔
اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔
اپیل کی اجازت دی گئی۔